وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ

اللّٰہُ

كُلُّ مَا فِي الْكَوْنِ وَهْمٌ أَوْ خَيَالٌ ۔ أَوْ عُكُوسٌ فِي مَرَايَا أَوْ ظِلَالٌ

سنو آتی ہے ہر طرف سے صدا ۔ کہ باطل ہے ہر چیز حق کے سوا

خزینۂ معرفت

المسمی بہ

تذکرہ عاشقِ ربانی شیرِ یزدانی رحمۃ اللہ

مؤلفہ

صوفی محمد ابراہیم قصوری

پروگریسو بکس

۴۰-بی اردو بازار ○ لاہور

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

خزینہ معرفت

المسمّٰی بہ

تذکرہ عاشقِ ربّانی شیرِ یزدانی رحمۃ اللہ علیہ

ہر زبردست اسکی سطوت کے مقابل زیر ہے
یہ کوئی شاید محمد ﷺ کا بہادر شیر ہے

سوانح حیات پاکیزہ حالات قدوۃ الواصلین شمس العاشقین عارف اکمل عالمِ باعمل مجسمہ ہدایت چشمہ ولایت غوث ربّانی جنید زمانی شیر یزدانی محی الملت والدین حضرت مولینا مولوی قبلہ وکعبہ میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری اعلی اللہ مقامہٗ قدس سرہٗ العزیز

مؤلفہ

عالمِ لدنی واقفِ حقیقت ماہرِ طریقت یارِ غار حضرت مولینا و مرشدنا قبلہ میانصاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ حضرت مولینا صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری نقشبندی مدظلہ العالی سلمہ اللہ تعالیٰ

مرتبہ

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

ربیع الاول ۱۳۵۰ھ

120 روپے

کہ شائد کوئی بزرگ ملے ہوں گے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ انہوں نے مجھے چھڑیوں سے مارا ہے۔ اور جو کچھ پاس تھا چھین لیا۔ تب میں نے خیال کیا۔ کوئی رہزن ملا ہوگا۔ پھر فرمایا۔ کہ مجھے اپنے آپ پر کوئی امید نہیں رہی "بندہ" سوا خدا کے اپنی ہستی پر نظر نہیں رہی۔ بندہ نے عرض کی ہستی سے گذرنا کس طرح ہوتا ہے آپ نے فرمایا ورد کہ خیال کرے ہستی نہیں ہے"۔ پھر عرض کی۔ آپنے پھر وہی جواب دیا۔

ہر چیز کا ایک باطن ہے

مولوی چراغ الدین صاحب سکنہ اٹاری آپ کے پیر بھائی صاحب کا بیان ہے۔ کہ ایک روز آپنے ارشاد فرمایا۔ کہ ایک دن میں کوٹلہ شریف جارہا تھا۔ جب ماموں گجر کے چٹیل میدان میں پہنچے تو "لبیک لبیک" کی صدائیں آنے لگیں۔ میں حیران ہو کر اِدہر اُدہر دیکھ رہا تھا۔ کہ کیا اسرار ہے۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ دُور ایک شخص گوگا سکھ بھیڑ بکریاں چرا رہا ہے۔ جب مَیں اس کے پاس گیا۔ دیکھا تو وہ گوگا سکھ تھا۔ اس کے سر پر جو لوہے کا چکر تھا۔ اس میں سے سفید سفید دہُواں آسمان کیطرف جارہا تھا۔ جب مَیں اس کے پاس پہنچا۔ تو وہ دامنگیر ہوُا۔ اور کچھ مدت تک اپنے پاس بٹھائے رکھا۔ اور جو دُہواں اُس کے چکر سے نکل کر آسمان کو جارہا تھا۔ معلوم ہوا اس کی یہ تاثیر تھی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ بندہ آپ کے ہمراہ شاہی مسجد لاہور میں جمعہ پڑھنے کے لئے گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ ایک دفعہ مَیں اس مسجد میں آیا۔ تو شوق میں آکر زبان سے یا اللہ نکلا" جس کے جواب میں کئی دفعہ آواز سنی لبیک یا عبدی لبیک یا عبدی" خداوند کریم چاہتا ہے۔ تو یہاں بھی بیت اللہ شریف جیسی کیفیت ہو جاتی ہے۔ پھر آپ گوٹھ مار کر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا کبھی اس طرح بیٹھنے سے بھی تمہیں کیفیت ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ بندہ نے عرض کی۔ نہیں۔

ایک دفعہ آپ قصور تشریف لائے۔ اور مولوی عبدالرحمن صاحب کشمیری ایک اَور آدمی کو ہمراہ لے کر قصور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنے ہمراہی کے لئے مولوی صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی۔ کہ یہ شخص تنگدست ہے۔ اسے کوئی وظیفہ عطا فرمایئے۔ آپنے جواب فرمایا۔ کہ وظیفہ تو میں کوئی جانتا نہیں۔ ہاں ایسا کریں۔ کہ خداوند کریم سے ظن نیک رکھیں۔ اور یہ خیال کریں۔ کہ تنگدستی گئی۔ اور فراخی آئی۔ لیکن مولوی صاحب پھر بار بار وظیفہ کے لئے اصرار کرتے۔ اور آپ ہر بار یہی جواب فرماتے۔ مولوی صاحب باوجود عالم ہونے کے نہ سمجھے۔ کہ حدیث قدسی میں آیا ہے۔ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِی بِی یعنی میں اپنے بندہ کے ظن کے ساتھ ہوں۔

---

[1] اولیاء اللہ کا دل بشری خاص سے پاک ہوتا ہے۔ اور غیر پر نظر نہیں رہتی۔